تلخیص برائے مقالۂ پی ایچ۔ڈی (اردو رجسٹریشن)

بعنوان

''اردو زبان وادب کی ترقی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا حصہ''

(پیش کردہ)

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

﴿ مقالہ نگار ﴾

قریشی زیتون بانو خواجہ میاں

ایم۔اے۔سیٹ

(زیرنگرانی)

ڈاکٹر حامد اشرف

ایم۔اے۔ایم۔فل، پی ایچ۔ڈی

اسوسی ایٹ پروفیسر وصدر شعبۂ اُردو (یو۔جی، پی۔جی۔)

مہاراشٹرا اُودے گری کالج، اودگیر ضلع لاتور

برائے سال۔2017ء

’’ اردو زبان وادب کی ترقی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا حصہ‘‘

زندگی تسلسل سے عبارت ہے۔حال کا پتہ لگانا دراصل ماضی کا محاسبہ کرنا اور مستقبل کے امکانات کے سفر کو جاری رکھنا ہے۔ ہر لمحہ جو تازہ ہوتا ہے‘ ایک ثانیے بعد پُرانی ساعتوں میں کھو جاتا ہے۔ یہ لمحے ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے بیش قیمت ہیں۔ان لمحوں کا اگر مثبت استعمال کیا جائے تو زندگی کی نئی منزلوں کا پتہ چلتا ہے۔آج کی زندگی میں انسان مثبت اور منفی قوتوں کی کشمکش کا شکار ہے۔جس نے مثبت احساس کے ساتھ زندگی گزاری‘ اُس کے لیے دشواریاں آسان ہوگئیں‘ اور جس کے نظریات منفی رہے‘ زندگی اس کے لیے دوبھر ہوگئی۔اسی مثبت احساس کے تئیں اہل اردو نے اردو زبان وادب کے ارتقاء کی مسافتیں طئے کی ہیں۔

موجودہ دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ذرائع ابلاغ نے دنیا کی ترقی میں چار چاند لگا دیے ہیں‘ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کے تقاضوں کے تحت اردو زبان نے بھی کافی اہم کردار ادا کیا ہے۔سینما اور ٹی۔وی کی بقا اسی زبان سے ہے۔نوے فی صد فلمیں اور سیریلس اسی زبان میں لکھے جاتے ہیں‘ لیکن لیبل اُس پر ہندی کا لگتا ہے اور اردو والے ٹک ٹک دیدم‘ دم نہ کشیدم کی تصویر بنے رہتے ہیں۔تاہم اس زبان نے شہرت کی حدوں کے سات سمندر پار کر لیے ہیں۔ ہندوستان میں یو۔پی اور تلنگانہ میں اردو یونیورسٹیوں کا قیام‘ لندن‘ شکاگو‘ جدہ‘ اور خلیجی ممالک میں منعقدہ عالمی سمینار اور مشاعرے‘ سیکڑوں ویڈیو‘ آڈیو پروگرام‘ ڈاکومنٹری‘ انٹرنیٹ پر دستیاب ہونے والی اردو کی بے شمار ویب سائٹس‘ امریکہ اور یوروپی ممالک سے شائع ہونے والے ماہنامے‘ روزنامے اور جرائد‘ افریقہ میں اردو زبان کی ترقی اور ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اردو بولنے والے 25 کروڑ عوام اور فاصلاتی تعلیم کے دائرۂ اثر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ’’روئے زیبائے اردو کی کشش سے پروانے خود بخود اس کی طرف مائل ہوگئے ہیں‘ تاہم آج عام معلومات‘ طب‘ سائینس‘ ٹیکنالوجی‘ نفسیات‘ سماجیات‘ صحت‘ مہم جوئی‘ فنِ خود شناسی‘ انفارمیشن ٹیکنالوجی‘ سیر و سیاحت‘ طبیعات کیمیات‘ علمِ حیوانات‘ علمِ بشریات‘ ریاضی‘ معاشیات اور تجارت وغیرہ کے موضوع پر اردو میں کتابیں ندارد ہیں۔اس لیے استاذی محترم ڈاکٹر حامد اشرف (ریسرچ گائیڈ) کی رہنمائی اور اتفاق آرا سے راقمہ نے کارِ تحقیق کا عنوان ’’اردو زبان وادب کی ترقی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا حصہ‘‘ مختص کیا۔جس کے حسبِ ذیل ابواب تحریر کیے جائیں گے۔

بابِ اول: انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اردو سافٹ ویَر کا تعارف

اردو سافٹ ویر کے تعلق سے اگر بات کی جائے تو اس کا سفر تقریباً (34) برسوں پر محیط ہے۔1980ء میں پاکستان کے مرزا جمیل احمد نے سافٹ ویر تیار کرنے والی غیر ملکی کمپنی سے رابطہ کیا اور اُن کی ممکنہ کوششوں کے باعث اردو سافٹ وئیر کی شروعات ہوئی۔اخبار کی دنیا میں اس کا سب سے پہلے استعمال پاکستان کا اخبار ’’جنگ‘‘ نے کیا۔بعد ازآں ’’کاتب‘‘ ’’صدف‘‘ ’’شاہکار‘‘ ’’خطاط‘‘ ’’سرخاب‘‘ ’’صفحہ ساز‘‘ ’’اردو پبلیشر‘‘ ’’اردو کلیپ آرٹ‘‘ ’’نقاش‘‘ ’’اردو ماہر‘‘ ’’اردو نگار‘‘ ’’پارس نگار اور ’’ان پیج‘‘ کا وجود عمل میں آیا۔بابِ ہذا میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعریف اور ماہیت بیان کرتے ہوئے اس کی تاریخ بیان کی جائے گی۔نیز انفارمیشن ٹیکنالوجی کے طریقہ کار اور اس کی مقبولیت و ضرورت اور افادیت کے پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

بابِ دوم: اردو زبان وادب پر سائبر ٹیکنالوجی کے اثرات

پہلے اردو زبان ریڈیو اور ٹیلی ویژن تک ہی محدود تھی۔ان دنوں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے سہارے اس کا دائرہ کار ورلڈ وائیڈ ویب کے ذریعے پوری دنیا پر چھا گیا ہے۔ای۔ٹیوشن‘ ای۔لرننگ‘ ای۔ایجوکیشن‘ ای۔بکس‘ کمپیوٹر اور موبائل کے ننھے چپس (Micro Chips) ایجوکیشنل آڈیو‘ ویڈیو سی ڈیز‘

Intractive Tele Conference(Micro Chips) ای ایجوکیشن، ای۔میل، کمپیوٹر کانفرنسنگ، وائس ای۔میل، Phone in Progrramme، تصاویر، گرافکس اور ریڈرای بکس کے ذریعے انسان نے دنیا کو مٹھی میں بند کرلیا ہے۔اس زبان نے سائبر اسپیس میں بھی اپنے قدم جمالیے ہیں اور ٹیکنیکی وسائنسی ترقیات سے ہم آہنگ ہوگئی ہے۔سوپ اوپیرا فونوٹک کسٹمائز کی بورڈ، اینڈرائیڈ اردو کی بورڈ، آن لائن، آف لائن ڈکشنریز، وکی پیڈیا، انسائکلو پیڈیا، جامع اردو پورٹل اور OCR سوفٹ ویر کے ذریعے اردو کی ترقی کا سفر روز بروز بامِ عروج پر ہے۔بابِ ہذا میں مذکورہ مباحث پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی۔

بابِ سوم: آن لائن اردو اخبارات ورسائل اور صحافت نگاری

دنیا کے مختلف مما لک میں آن لائن اردو اخبار کا ایک جال سا پھیلا ہوا ہے۔ہندوستان کی دیگر ریاستوں سے مختلف آن لائن شائع ہونے والے اخباروں کی تعداد (72) ہے۔ان میں زیادہ تر روزنامہ اور ہفت روزہ پر مشتمل ہیں، جن میں اعتماد، منصف، سیاست، انقلاب، وقارِ ہند، ہمارا سماج، بصیرت، اودھ نامہ، ہندوستان ایکسپریس دہلی، ایوان ادب، اخبارِ اردو، العصر، الفرقان، عصری آگاہی، بزمِ ادب، چراغ دہلی، چشمہ اُردو، دلگداز، جدید ادب، ریسرچ وسٹا، آج کل، اسکالرس کی دنیا، بچوں کی دنیا، اردو دنیا، دیدوور اور دستک قابل ذکر ہیں۔باب ہذا میں آن لائن اردو اخبارات ورسائل کا سیر حاصل تجزیہ کیا جائے گا۔نیز صحافت نگاری کی ضرورت اور اہمیت اجاگر کی جائے گی۔برصغیر میں اردو کی خدمت جدید ٹیکنالوجی کے زیر اثر کروفر کے ساتھ جاری ہے، تاہم قارئین کی تعداد انٹرنیٹ کے حوالے سے کم ہی جانتی ہے۔اسی باعث بابِ ہذا کو جدول کی شکل میں حروفِ تہجی کی شکل میں بہ تفصیل تحریر کیا جائے گا۔جس سے نہ صرف قارئین اخبارات ورسائل سے واقف ہوں گے، بلکہ مدیران اوران کے رجحانات سے بھی آگاہی ہوگی۔

باب چہارم: انفارمیشن ٹیکنالوجی میں روزگار کے مواقع

اردو زبان کے مسائل کا جہاں تک سوال ہے وہ سب سے پہلے روزگار کا ہے کہ اردو پڑھنے والوں کی بڑی تعداد روزگار سے جڑی ہوئی نہیں ہے۔حالانکہ عصر حاضر میں اردو ٹائپنگ، اردو شارٹ ہینڈ، اہم قانونی دستاویز، پیمائش اراضی، شعبۂ اقتصادیات، رجسٹری دفاتر، بینک اکاؤنٹس، پاسپورٹ آفس، محکمہ، تعلیم، محکمہ زراعت وتجارت، صنعت وحرفت، محکمۂ صحت، اشیاء کی درآمد و برآمد، سیاحتی محکمہ، ٹیلی ویژن اور موبائل، ایف ایم ریڈیو کے علاوہ سیاسی انتخابات وغیرہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہوگیا ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت بن گیا ہے۔لہذا اردو زبان وادب کی کتب بینی اور تفریحی مشاغل کے لیے بھی جاب فراہم ہیں۔اردو ہندوستان کے علاوہ ایران، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان اور خلیجی مما لک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔وہاں کے سفارت خانوں میں بھی ملازمتیں مل سکتی ہیں اور خانگی طور بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی سے جڑے لوگ کافی کچھ کمارہے ہیں۔

بابِ پنجم: انفارمیشن ٹکنالوجی اور تدریسی طریقۂ کار

عصر حاضر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیر اثر تعلیمی شعبہ جات میں زبردست انقلاب رونما ہوا ہے۔پہلے جہاں کلاس روم میں تختۂ سیاہ، قلم، کتاب، نقشہ جات، تصاویر اور دیگر ماڈلس جیسے تدریسی وسائل کا استعمال لازمی ہوتا تھا، آج اس کی نوعیت بدل گئی ہے۔عصری ٹیکنالوجی نے ہر کمرۂ جماعت کو ICT روم میں تبدیل کردیا ہے۔جہاں لیاپ ٹاپ، LCD Projector، تعلیمی CDs، پور پوائنٹ سلائڈس کی مدد سے مختلف مضامین پر لکچرس دینے کا سلسلہ جاری ہے اور طلبہ ملٹی لنگول سیسٹم سے بیک وقت واقف ہورہے ہیں۔یہ طریقۂ تدریس موثر ثابت ہورہا ہے اور طلبہ کی دلچسپی کو بڑھاوا دے رہا ہے۔اس سلسلے میں کمپیوٹر انٹرنیٹ کنکشن کی بدولت آن لائن ٹیوشن، ای بکس یا برقی کتب کو رواج مل رہا ہے۔آج ایسے رائیٹنگ پیڈ بھی دستیاب ہیں، جن کی مدد سے اسکرین پر قلم کی طرح لکھا بھی جاتا ہے۔بابِ ہذا میں اردو کے علاوہ ملٹی لینگول اور سائینسی وسماجی علوم کی کارکردگی پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

بابِ ششم: اردو کی چند اہم ویب سائٹس

عالم کاری اور جدید کاری کے اس دور میں قومی اردو کونسل نے اردو کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے جوڑ کر وقت کا ایک اہم تقاضہ پورا کیا ہے۔ یہ اردو کے فروغ میں تو معاون ہے، تاہم معاش کی نئی راہیں بھی وا کر رہا ہے۔ نیز NCPUL,New Delhi نے کمپیوٹر اپلی کیشن اور ملٹی لینگول ڈی ٹی پی کے ایک سالہ ڈپلومہ کورس کو جاری کیا ہے۔ اب تک کونسل کے 1300 کے زائد کمپیوٹر مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ تقریباً 80ہزار افراد یہاں سے اسنادات حاصل کر کے روزگار سے جڑ گئے ہیں۔ کیاٹی گرافی Cally Graphy اور گرافک ڈیزائن میں دو سالہ تربیتی کورس نے کاتبوں کے لیے مختلف میدانوں میں قسمت آزمائی کے مواقع فراہم کیے ہیں اور مائل بہ زوال خطاطی کے عروج کے لیے بھی روشن امکانات پیدا کیے ہیں، جبکہ تخلیقی ادب 'اردو وکی سائٹ پیانل' کی تشکیل کے ذریعے افسانوی و غیر افسانوی ادب کو بہترین صورت میں قارئین تک پہنچا رہا ہے۔ NCPUL کا بہترین کارنامہ اردو پورٹل ہے، جس کے ذریعے اردو سرچ انجن، اردو انسائکلو پیڈیا، لغات اور دستاویزات کی طباعت، اردو آموزش سافٹ ویئر، بچوں کا ادب وغیرہ پروگرامس مہیا کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ اردو زبان کے فروغ میں مسلمانوں کی خدمات اپنی جگہ مگر اردو کے گیسوئے تابدار کو اور تابدار کرنے میں ہندو حضرات کی کاوشیں کچھ کم نہیں ہیں۔ اردو کی مختلف ویب سائٹس آج انٹرنیٹ پر بیش بہا ادبی اور علمی خزینے سے لبریز ہیں۔ انہی میں سے ایک ریختہ ڈاٹ او آر جی ہے جسے غیر مسلم اردو عاشق سنجیو صراف نے نہایت کامیابی اور عمدگی کے ساتھ انٹرنیٹ پر جاری رکھا ہے۔ اس کے علاوہ جدید ادب ڈاٹ کام، جہانِ اردو ڈاٹ کام، اردو دوست ڈاٹ کام، اردو ویب او آر جی، اردو کونسل ڈاٹ نک ڈاٹ ان، اردو لائبریری، کتاب گھر، اردو لائف ڈاٹ کام، اردو پوائنٹ ڈاٹ کام جیسے اہم ویب سائٹس کے حوالے سے اردو زبان و ادب کے ورثے کو عام کیا جا رہا ہے۔ جس کا تفصیلی مطالعہ بابِ ہٰذا کے ذریعے سے کیا جا سکے گا۔

بابِ ہفتم: ادبِ اطفال اور سوشل میڈیا

اردو میں بچوں کا ادب وقت کی ضرورت بن گیا ہے۔ بچوں کی نفسیاتی تقاضوں کی بنیاد پر مختلف رسائل، تفریحی مشاغل کو انٹرنیٹ کے ذریعے سے پیش کیا جانے لگا ہے۔ چناں چہ اب بچے ایسے جدید دور میں داخل ہو چکے ہیں جہاں نئی ٹیکنیک اور نئی اپلائنسیس ہیں، جو بچوں کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ جس میں ٹیلی ویژن کا اہم رول ہے۔ جہاں کارٹون کے ذریعے پیش کی جانے والی کہانیوں سے نہ صرف محظوظ ہوتے ہیں بلکہ ان کہانیوں میں موجود اچھے برے کرداروں کا اثر بھی قبول کرتے ہیں۔ آج کا بچہ تتلیوں کے پر سے بھی زیادہ خوبصورت پر ڈسکوری چیانل پر دیکھتا ہے۔ وہ صرف چاند کو چندا ماموں کہنے سے دلچسپی نہیں رکھتا، بلکہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ جب آرمس اسٹرونگ چاند پر گیا تو چاند میں نظر آنے والی بڑھیا سے اس کی کیا بات ہوئی؟

اردو شعر و ادب کی ترقی و ترویج میں فیس بک، ٹویٹر، وائی فائی، اور سوشل نیٹ ورک سائیٹس، فارمس اور بلاگس کا رول بے حد اہم ہے۔ موبائل اور واٹس ایپ کے ذریعے بچوں میں انگریزی اور اردو زبانوں سے واقفیت کے مواقع بڑھ رہے ہیں۔ ای میل اور Masseges کی زبان گو کہ شارٹ ہینڈ شکل اختیار کر گئی ہے، تاہم مافی الضمیر کی تکمیل میں بچے بڑوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہ ان کی ذہانت اور تخلیقی اپج کی بدولت ہے۔ گویا غالبؔ کا درج ذیل شعر عصر حاضر کے بچوں کی عکاسی کر رہا ہے۔

بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے

بابِ ہشتم: انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مضر اثرات

اردو روزگار سے مایوسی کی وجہ سے آج پرائمری تاہائی اسکول، جونیر کالج تا ڈگری اور پی۔ جی میں بھی اردو طلبہ کی تعداد قابل رحم ہے۔ اردو زبان کے نئے تقاضوں بالخصوص انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے کئی اردو والے ڈرے سہمے نظر آتے ہیں۔ الیکٹرنک میڈیا کی ترقی سے اردو والوں میں کتب بینی کا ذوق کم ہوتا جا رہا ہے۔ نجی خطوط اور مراسلے قریب الختم ہیں۔ نئی نسل موبائل، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے نئی دنیا کی کھوج تو کر رہی ہے، لیکن انٹرنیٹ پر موجود بے شمار فحش ویب سائٹس ان کے اخلاق اور صحت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کا ذہن تعمیری نہیں بلکہ تخریبی بن رہا ہے۔ تضیع اوقات کا بھی وہ شکار ہو رہے ہیں، ویڈیو گیمس اور غیر ضروری چاپا ٹنگ نے ان ہر قسم کے عمل سے عاری کر دیا ہے۔ وہ دماغی عیش پسندی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو رہی ہے۔ راقمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مذکورہ مضر اثرات کا بہ نظر غائر جائزہ بابِ ہذا میں پیش کرے گی اور حتی الامکان کوشش کرے گی کہ مذکورہ مسائل کا سد باب کیوں اور کیسے ممکن ہے؟۔

ریسرچ اسکالر

قریشی زیتون بانو خواجہ میاں

ریسرچ گائیڈ

ڈاکٹر حامد اشرف

اسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اُردو

Synopsis of Theesis for Ph.D (Urdu) Registration

Entitled

" The Role of Information Teechnology InDevelopment of Urdu Language and Literature"

Submitted to

Swami Ramanand Teerth Marathwada University, Nanded.

Research Scholar

Qureshi Zaitun Banu Khaja Miyan

M.A.SET

Research Guide

Dr.Hamid Ashraf

M.A.M.Phil, Ph.D.

Associate Professor & Head, Dept.of Urdu, (U.G.P.G)

Maharashtra Udayagiri College, Udgir (M.S.)

Year 2017